## سوال

(440) وراثت کی تقسیم کا ایک مسئلہ

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسلام اس مسئلہ میں کہ زید نےاپنے انتقال کے بعد، کچھ روپیہ چھوڑا اور تین لڑکے حامد، احمد، محمود چھوڑے۔ زید کے انتقال کے بعد تینوں لڑکوں کا خرچ اسی میراث سے چلتا تھا۔ کیوں کہ تینوں پڑھتے تھے اور آمدنی کی کوئی صورت نا تھی، اس درمیان میں حامداپنے والد کے انتقال کے تین برس بعد اپنی تعلیم سے فارغ ہوگیا اور برسر ملازمت ہوگیا، منجھلے بھائی احمد نے تعلیم چھوڑکر کاروبار شروع کیا۔ مگر بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔

واضح ہوکہ کاروبار میں روپیہ اسی میراث سے لگتا تھا اور محموداب تک پڑھ رہاہے اور نہ معلوم اس کی تعلیم کب تک ختم ہوگی؟

یہ بھی واضح رہے کہ زید کے انتقال کے بعد سات برس تک تینوں بھائی ایک میں رہتےتھے۔ اور سارے انتظامات اور تصرفات بڑے بھائی حامد کے ہاتھ میں تھے اوراب منجھلا بھائی احمد الگ رہنا چاہتا ہے۔ پس سوال یہ ہے کہ اگر زید کے ترکہ میں سے کچھ روپیہ باقی ہو، تواس حالت میں کہ احمد اور محمود نے زید کے انتقال کے بعدکچھ نہیں کمایا، مگراس قدرکہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ زید کا بقیہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت حامد کی کمائی کا روپیہ بھی تینوں بھائیوں کے درمیان ازروئے شرع تقسیم کیا جائے گا؟ بینوا توجروا۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہر ایک بھائی کو میراث زید سے جوملا اس کے مستحق ہیں۔ چوں کہ حامد نے جو روپیہ کمایا وہ ملازمت نوکری سے کمایا اس میں احمد، محمود کا کچھ حق لازمی نہیں ہے، تبرعاً بھائی کچھ احسان لے لینا درست ہے۔ البتہ اگر مال میراث مشترک سے لے کر تجارت سوداگری حامد نے کیا ہواس میں سے ہر ایک کو استحقاق لینے کا ہے، کتاب و سنت میں اس کے ادلہ موجود ہیں۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

حررہ احمد اللہ سلمہ غفرلہ مدرس مدرسہ دارالحدیث دہلی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب الفرائض والہبة

صفحہ نمبر 443

محدث فتویٰ